اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 525:

تحقیقِ حدیث:

نابینا صحابی کا دعا میں حضور اقدس ﷺ کا وسیلہ پیش کرنا!

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تحقیقِ حدیث: نابینا صحابی کا دعا میں حضور اقدس ﷺ کا وسیلہ پیش کرنا!

حدیث:

حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی حضور اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگا کہ: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی ٹھیک کردے، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ’’اگر تم چاہو تو اسی پر صبر کرلو، اس میں تمہارے لیے خیر ہے، یا چاہو تو آپ کے لیے دعا کرلیتا ہوں۔‘‘ تو ان صحابی نے کہا کہ: اللہ کے رسول! میرے لیے دعا فرما دیجیے۔ تو حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: ’’اچھی طرح وضو کرکے دو رکعات نماز پڑھ کر یہ دعا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے رحمت والے نبی محمد (ﷺ) کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اپنی اس حاجت میں۔ اے اللہ! تاکہ تو میری یہ حاجت پوری فرمادے، اے اللہ! تو میری یہ سفارش قبول فرما۔‘‘ چنانچہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انھیں شفا عطا فرمائی اور اُن کی بینائی لوٹ آئی۔

تحقیقِ حدیث:

مذکورہ روایت متعدد کتبِ احادیث میں موجود ہے، ان میں سے چند کتب کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

- صحیح ابن خزیمہ:

١٢١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ: «إِنَّ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذٰلِكَ، وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ»، قَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ: فَادْعُه، وَقَالَا: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، قَالَ بُنْدَارٌ: فَيُحْسِنُ، وَقَالَا: وَيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ فَتَقْضِي لِي، اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ»، زَادَ أَبُو مُوسَى:

وَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: ثُمَّ كَأَنَّهُ شَكَّ بَعْدُ فِي: وَشَفِّعْنِي فِيهِ.

- مسند احمد:

١٧٢٤١- حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَلِكَ، فَهُوَ أَفْضَلُ لِآخِرَتِكَ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ لَكَ»، قَالَ: لَا، بَل ادْعُ اللهَ لِي. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، وَأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ يَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِي، وَتُشَفِّعُنِي فِيهِ، وَتُشَفِّعُهُ فِيَّ. قَالَ: فَكَانَ يَقُولُ هَذَا مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: أَحْسِبُ أَنَّ فِيهَا: أَنْ تُشَفِّعَنِي فِيهِ. قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ، فَبَرَأَ.

ان کے علاوہ مذکورہ حدیث سنن الترمذی، سنن النسائی الکبریٰ، الدعوات الکبیر للبیہقی، مسند عبد بن حمید، مستدرک حاکم، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، الاذکار للنووی، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم اور دلائل النبوۃ للبیہقی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

حدیث کی توثیق:

مذکورہ حدیث صحیح اور معتبر ہے، اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اطمینان کے لیے چند حوالہ جات مع عبارات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ”مستدرک حاکم“ میں مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

١١٨٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتَ ذَلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ». قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ، فَتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِيهِ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. (كِتَابُ الْوِتْرِ)

2۔امام محدث عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نے ''التیسیر بشرح الجامع الصغیر'' میں امام حاکم کے حوالے سے مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے:

(اللّٰهُمَّ إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة) أي المبعوث رحمة للعالمين (يا محمد إني توجهت بك) أي استشفعت (إلى ربي في حاجتي هذه لتقضي لي) أي لتقضيها لي بشفاعته (اللّٰهُمَّ فشفعه في) أي اقبل شفاعته في حقي (ت ه ك عن عثمان بن حنيف) قال: جاء رجل ضرير إلى النبي ﷺ فقال: ادعو الله أن يعافيني ..... قال الحاكم: صحيح.

(حرف الهمزة)

3۔حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''الاذکار'' میں امام ترمذی رحمہ اللہ کے حوالے سے مذکورہ حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے:

٥٣٢- وروينا في كتاب الترمذي وابن ماجه عن عثمان بن حُنَيْف رضي الله عنه: أن رجلا ضريرَ البصر أتى النبيَّ ﷺ فقال: ادعُ اللّهَ تعالى أن يعافيني، قال: «إنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» ...... اللّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيّ. قال الترمذي: حديث حسن صحيح.

(بابُ أذكارِ صَلاةِ الحَاجة)

4۔امام محمد خطیب تبریزی رحمہ اللہ نے ''مشکاۃ المصابیح'' میں امام ترمذی کے حوالے سے مذکورہ حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے:

٢٤٩٥- [١٤] عَن عثمانَ بنِ حُنَيفٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قَالَ: فَادْعُهُ قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ، اللهُمَّ فشفّعه فيَّ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيب. (باب جامع الدعاء)

اصولِ حدیث کی رو سے غرابت صحت کے منافی نہیں، اس لیے اس کو غریب قرار دینے پر کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے، جیسا کہ "شرح الطیبی علی المشکاۃ" میں بھی اسی حدیث کی شرح میں اس کی وضاحت مذکور ہے:

قوله: (حسن صحيح غريب) قد سبق أن الصحيح قد يكون غريبا، وأن الحسن يكون في طريق والصحيح في طريق آخر. (باب جامع الدعاء)

اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ امام تبریزی رحمہ اللہ کے مذکورہ حکم کو "مشکاۃ" کے شارحین جیسے علامہ طیبی اور ملا علی قاری رحمہما اللہ نے برقرار رکھا ہے۔

5۔ محدث جلیل امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے "فیض الباری شرح صحیح البخاری" میں اسی مذکورہ حدیث سے دعا میں وسیلہ کے جواز پر استدلال کیا ہے جو اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے:

٣٧١٠- قوله: (وإنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نبيِّنا، فاسْقِنَا، فَيُسْقَوْنَ) قلتُ: وهذا توسُّلٌ فعليٌّ؛ لأنه كان يقول له بعد ذلك: قُمْ يا عبَّاس فاسْتَسْقِ، فكان يَسْتَسْقِي لهم. فلم يَثْبُتْ منه التوسُّلُ القوليُّ، أي الاستسقاء بأسماء الصالحين فقط، بدون شركتهم. أقول: وعند الترمذي: «أن النبيَّ ﷺ عَلَّمَ أعرابيًّا هذه الكلمات -وكان أعمى-: اللَّهُمَّ إني أتوجَّهُ إليك بنبيكَ محمد نبي الرحمة....، إلى قوله: اللَّهُمَّ فشفِّعْهُ فيَّ»، فثبت منه التوسُّلُ القوليُّ أيضا. وحينئذٍ إنكار الحافظ ابن تَيْمِيَة تطاولٌ.

وضاحتیں اور فوائد:

1۔ مذکورہ حدیث صحیح اور معتبر ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، اس لیے یہ دلیل بن سکتی ہے۔

2۔ مذکورہ حدیث سے دعا میں حضور اقدس ﷺ کا وسیلہ دینے کا جواز ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ محدث کشمیری رحمہ اللہ کا حوالہ ماقبل میں ذکر ہوا۔

3۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں کسی نبی یا ولی کا وسیلہ پیش کرنا بالکل جائز ہے،

کہ یوں دعا کی جائے کہ: اے اللہ! حضور اقدس ﷺ کے وسیلے سے ہماری دعا قبول فرما، یا: امام ابو حنیفہ کے طفیل میری حاجت پوری فرما، یا: حکیم الامت تھانوی کے صدقے میرے گناہ معاف فرما۔ ایسا کرنا جائز بلکہ دعا کی قبولیت کے لیے اہمیت بھی رکھتا ہے۔ یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ ہمارے حضرات اکابر دیوبند کی متفقہ کتاب ''المہند علی المفند'' میں ہے کہ:

''ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک انبیاء، صلحاء، اولیاء، شہداء اور صدیقین کا توسُّل جائز ہے، ان کی زندگی میں بھی جائز ہے اور ان کی وفات کے بعد بھی۔''

4۔ بزرگوں کی قبروں کے پاس جا کر اُن سے دعائیں مانگنا، ان سے حاجتیں مانگنا تو حرام اور کھلی گمراہی بلکہ شرک ہے، وسیلے کی یہ قسم تو شرک ہے، لیکن جس وسیلے کا اوپر ذکر ہوا اس میں اللہ ہی سے حاجتیں مانگیں جاتی ہیں البتہ صرف انبیاء اور اولیاء کا واسطہ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو۔

فائدہ:

زیرِ نظر تحریر میں مذکورہ حدیث کی تحقیق ذکر کرنا مقصود ہے، اس لیے وسیلہ کی تفصیل کے لیے اسی سلسلہ اصلاحِ اَغلاط کا سلسلہ نمبر 265: ''مسئلہ استعانت اور توسُّل کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
9 رجب المرجب 1442ھ/22 فروری 2020
03362579499